Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یومِ ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۸/۳۳	۱۷ محرم الحرام ۱۴۰۰ھ ، ۸ فتح ۱۳۵۸ہش ، ۸ دسمبر ۱۹۷۹ء	نمبر ۲۷۸

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۸ فتح / دسمبر ۔ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں ہر طرح خیر و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے ۔ آمین

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب حضرت سیّدہ منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم محترم سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں :

"سیّدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے ۔"

احبابِ جماعت حضرت سیّدہ موصوفہ مدظلہا کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں کرتے رہیں ۔

حضرت سیّدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کل کی نسبت بہتر ہے ۔

احبابِ جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیّدہ مدظلہا صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے ۔ آمین

میری اہلیہ امۃ الرفیق عرصہ اڑھائی ماہ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں ۔ قارئین الفضل ان کی صحت یابی کے لئے دعا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں ۔ (ملک فضل کریم خان صدر حلقہ محمد نگر لاہور)

برادرم مکرم طاہر محمود صاحب چودھری ابن چودھری محمد لطیف صاحب آف نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ حال طالب علم جامعہ احمدیہ ربوہ کا نکاح ہمراہ محترمہ راشدہ بیگم صاحبہ بنت چودھری غلام احمد صاحب باجوہ دارالرحمت وسطی ربوہ ۴ نومبر ۱۹۷۹ء بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں جناب صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال خرچ نے دس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا ۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ جانبین کیلئے باعثِ برکت و رحمت ہو اور اللہ تعالیٰ اسے مثمر بثمراتِ حسنہ کرے ۔ آمین اللّٰھم آمین ۔

(جاوید احمد جاوید جامعہ احمدیہ ربوہ)

ضروری اعلان

جلسہ سالانہ کے موقع پر فضل عمر ہسپتال میں اور زنانہ اور مردانہ قیام گاہوں میں طبی امداد کے لئے ڈاکٹرز اور لیڈی ڈاکٹرز اور ڈسپنسرز کی ضرورت ہے ۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ مقامی امیر یا پریذیڈنٹ صاحب کے توسط سے اپنی خدمات اس غرض کے لئے پیش فرما کر ممنون فرمائیں ۔

(افسر جلسہ سالانہ)

بحرِ حکمت کے موتی ، جوامع الکلم ، جواہر الکلام

واقعی طور پر تمام محامد اور صفات کا مستحق اللہ تعالیٰ ہی ہے

جو کامل طور پر بے شمار صفات سے متصف ہے اور کسی میں یہ صفات نہیں ہیں

ارشادِ باری تعالیٰ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ (فاتحہ ۲:)

ترجمہ :۔ ہر (قسم کی) تعریف کا اللہ (ہی) مستحق ہے (جو) تمام جہانوں کا رب (ہے) ۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اِنَّ لِلّٰہِ تَعَالٰی تِسْعَۃً وَّ تِسْعِیْنَ اِسْمًا مِائَۃً غَیْرَ وَاحِدَۃٍ مَنْ اَحْصَاھَا دَخَلَ الْجَنَّۃَ ۔ (ترمذی کتاب الدعوات)

ترجمہ :۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) باستثنائے اسم ذات اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جو زندگی میں ان کو مد نظر رکھے گا اور ان کے مظہر بننے کی کوشش کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"اگر انسان غور اور فکر سے دیکھے تو اُس کو معلوم ہوگا کہ واقعی طور پر تمام محامد اور صفات کا مستحق اللہ تعالیٰ ہی ہے اور کوئی انسان یا مخلوق واقعی اور حقیقی طور پر حمد و ثناء کا مستحق نہیں ہے ۔ اگر انسان بغیر کسی قسم کی غرض کی ملونی کے دیکھے تو اس پر بدیہی طور پر کھل جاوے گا کہ کوئی شخص جو مستحق حمد قرار پاتا ہے وہ یا تو اس لئے مستحق ہو سکتا ہے کہ کسی ایسے زمانہ میں جبکہ کوئی وجود یا وجود کی خبر نہ تھی وہ اس کا پیدا کرنے والا ہو ۔ یا اس وجہ سے کہ ایسے زمانہ میں کہ کوئی وجود نہ تھا اور نہ معلوم تھا کہ وجود اور بقاءِ وجود اور حفظِ صحت اور قیامِ زندگی کے لئے کیا کیا اسباب ضروری ہیں اور اس نے وہ سب سامان مہیا کئے ہوں ۔ یا ایسے زمانہ میں کہ اس پر بہت سی مصیبتیں آسکتی تھیں اس نے رحم کیا ہو اور اس کو محفوظ رکھا ہو ۔ اور یا اس وجہ سے مستحق تعریف ہو سکتا ہے کہ محنت کرنے والے کی محنت کو ضائع نہ کرے ۔ اور محنت کرنے والوں کے حقوق پورے طور پر ادا کرے ، اگرچہ بظاہر اُجرت کرنے والوں کے حقوق کا دینا معاوضہ ہے ، لیکن ایسا شخص بھی محسن ہو سکتا ہے جو پُورے طور پر حقوق دے ۔ یہ صفات اعلیٰ قسم کی ہیں جو کسی کو مستحق حمد و ثناء بنا سکتے ہیں ۔ اب غور کر کے دیکھ لو کہ حقیقی طور پر ان سب محامد کا مستحق صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے جو کامل طور پر ان صفات سے متصف ہے ۔ اور کسی میں یہ صفات نہیں ہیں ۔"

(ملفوظات جلد دوم صہ ۹)

پبلشر : مسعود احمد ، پرنٹر : سید عبدالحی ، مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ ، مقام اشاعت : دفتر روزنامہ الفضل

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۷ر محرم الحرام ۱۴۰۰ھ
۸ر فتح ۱۳۵۸ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ جدید کی رُوح اور ہمارا فرض

"وقفِ جدید" سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ایک نہایت ہی اہم تحریک ہے۔ اسے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک عظیم الشان مقصد کے پیشِ نظر جاری فرمایا تھا اور وہ یہ تھا اور ہے کہ جس طرح نوجوان غلبۂ حق کی آسمانی مہم میں حصہ لینے کی سعادت حاصل کرنے کے لئے تحریک جدید کے ماتحت اپنی زندگیاں وقف کرتے ہیں اسی طرح وہ ملک بھر میں درس و تدریس اور دینی تعلیم کو عام کرنے اور لوگوں کی زندگیوں کو اسلامی تعلیم کے سانچے میں ڈھالنے کے لئے وقفِ جدید کے ماتحت بھی اپنی زندگیاں وقف کریں تاکہ آنے والے وقت اور زمانہ کی بڑھتی ہوئی ضرورتوں کے پیشِ نظر تعلیمی، تدریسی اور تربیتی کام میں خاطر خواہ وسعت پیدا ہو سکے۔

اس کے لئے دو چیزوں کی ضرورت تھی ایک معلمین کی اور دوسرے ایک مضبوط مالی فنڈ کی۔ چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب ۱۹۵۷ء میں وقفِ جدید کا اجراء فرمایا تو متعدد خطبات کے ذریعہ اس نئی تحریک کی اہمیت احباب جماعت کے ذہن نشین کرا کے انہیں اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی طرف توجہ دلائی۔ اسی ضمن میں حضور رضی اللہ عنہ نے ایک خطبہ جمعہ میں یہ بھی فرمایا کہ:-

"میرے دل میں چونکہ خدا تعالیٰ نے یہ تحریک ڈالی ہے اس لئے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں میں اس فرض کو تب بھی پورا کروں گا۔ اگر جماعت کا ایک فرد بھی میرا ساتھ نہ دے تو خدا تعالیٰ ان لوگوں کو الگ کر دے گا جو میرا ساتھ نہیں دے رہے اور میری مدد کے لئے فرشتے آسمان سے اتارے گا۔"
(الفضل ۷ر جنوری ۱۹۵۸ء)

چنانچہ جماعت احمدیہ کے ایثار پیشہ احباب نے اس تحریک پر بھی والہانہ لبیک کہا۔ وقفِ جدید کے چندے میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور بطور معلمین خدمات بجا لانے کے لئے اپنی زندگیاں بھی وقف کیں اور یہ سلسلہ بفضلِ اللہ تعالیٰ اُس وقت سے مسلسل جاری ہے اور اس تحریک کے تحت بھی نہایت عظیم الشان کام سرانجام دیا جا رہا ہے۔ لیکن جس اہم غرض کے تحت وقفِ جدید کی تحریک جاری کی گئی تھی وہ اس امر کی متقاضی ہے کہ اس تحریک میں بھی مسلسل وسعت پیدا ہوتی چلی جائے اور جماعت کا قدم اس میدان میں بھی آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے۔ وقفِ جدید کی روح یہی ہے کہ تعلیم و تدریس اور تربیت کے کام کو وسیع سے وسیع تر بنیادوں پر انجام دینے کا انتظام ضروری ہے۔ اس کام میں مسلسل وسعت پیدا کرنے کا سلسلہ کامیابی سے جاری نہیں رہ سکتا جب تک کہ وقفِ جدید کے تحت خود احباب جماعت کی قربانیوں میں مسلسل وسعت پیدا نہ ہوتی چلی جائے۔ جہاں تک وقفِ جدید کی رُوح کا تعلق ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا ہے:-

"بدلے ہوئے حالات میں ہماری قربانیاں اور ہمارے خدمت کے طریق بدل جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو اور اپنی محبوب جماعتوں کو نئی راہیں بتاتا ہے اور انہیں نئے طریقے سکھاتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی ایک طریقہ یا ایک سبیل یا ایک راہ یا ایک صراطِ مستقیم وقفِ جدید کی شکل میں ہمارے سامنے رکھی ہے۔ وقفِ جدید کی رُوح یہ ہے کہ وقف کی رُوح کے ساتھ بنی نوع انسان کی خدمت میں وسعت پیدا کی جائے۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دراصل یہی منشاء تھا...... حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے دماغ میں یہ بات آئی تھی کہ وقت آگیا ہے کہ ہم اپنے کام میں وسعت پیدا کریں اور ان لوگوں کے ذریعہ جو تھوڑا گزارہ لیں۔ تعلیمی، تربیتی اور تدریسی کام لیا جائے۔" (الفضل ۶ر فروری ۱۹۷۲ء)

جس تحریک کا بنیادی مقصد ہی جماعت کی تعلیمی، تربیتی اور تدریسی سرگرمیوں میں وسعت پیدا کرنا ہے خود اُس تحریک میں احباب جماعت کی قربانیوں میں سال بہ سال وسعت کا پیدا ہونا اور ہوتے چلا جانا از بس ضروری ہے کیونکہ جب تک احباب جماعت کی قربانیوں میں وسعت پیدا نہ ہو تعلیمی، تربیتی اور تدریسی سرگرمیوں میں وسعت پیدا نہیں ہو سکتی۔ اندریں صورت اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ احباب جماعت وقفِ جدید کے ماتحت اپنی قربانیوں میں وسعت پیدا کریں تا ان کی قربانیوں کا معیار بلند سے بلند تر ہوتا چلا جائے۔

احباب جماعت کو فی الوقت اس طرف خاص طور پر توجہ دینے کی ضرورت ہے کیونکہ وقفِ جدید کا رواں مالی سال ختم ہونے میں ایک ماہ سے بھی کم عرصہ باقی رہ گیا ہے اور جیسا کہ محترم ناظم صاحب مال وقفِ جدید نے اپنے ایک حالیہ اعلان میں بتایا ہے ابھی تک منظور شدہ بجٹ کا ایک کثیر حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع نہیں ہوا ہے۔ اسی لئے انہوں نے جماعت ہائے احمدیہ کے جملہ امراء کرام، صدر صاحبان اور متعلقہ عہدیداران سے درخواست کی ہے کہ وہ حسب سابق یکم دسمبر سے ۱۰ر دسمبر تک عشرہ وصولی چندہ وقفِ جدید منائیں اور اس کی پوری کوشش کریں کہ تمام احباب سے چندہ وقفِ جدید سو فی صد وصول ہو کر اختتام سال سے قبل ہی خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع ہو جائے۔

ہمیں یقین ہے اور مالی قربانیوں میں جماعت کا عملی نمونہ اس پر شاہد ہے کہ احباب جماعت دیگر جماعتی چندوں کی طرح ان بقیہ ایام میں اپنے اپنے حصہ کا وقفِ جدید کا چندہ سو فی صد ادا کر کے بروقت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کر دکھائیں گے۔ بلکہ صاحب استطاعت احباب اپنے وعدہ سے بڑھ کر رقم ادا کر کے اپنے سابق بالخیرات ہونے کا ثبوت دیں گے کیونکہ ان سے بڑھ کر اور کوئی اس حقیقت سے آگاہ نہیں ہے کہ ثواب محض وعدہ کے مطابق چندہ ادا کرنے پر ہی نہیں ملتا بلکہ انسان خدا تعالیٰ کی عطا کردہ مالی استطاعت کے مطابق بڑھ چڑھ کر ادائیگی کرنے سے ہی عند اللہ اجر و ثواب کا مستحق ٹھہرتا ہے۔ اس حقیقت سے آگاہی اور اس کی معرفت کے نتیجہ میں بفضل اللہ تعالیٰ انہیں بڑھ چڑھ کر مالی قربانیاں کرنے کی توفیق ملتی چلی آرہی ہے اور ان کا قدم آگے ہی آگے بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے اور اپنے فضل سے وہ جس کو چاہتا ہے نوازتا ہے۔ اور وہ اُنہی کو نوازتا ہے جو صدق دل سے اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ یہ خدا تعالیٰ کا احسان ہے جو وہ انہیں مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق سے نواز رہا ہے۔ اس زمانہ میں یقین کی یہ دولت انہیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ حاصل ہوئی ہے۔ اس راہ میں حضور علیہ السلام کا یہ ارشاد ان کے لئے مشعلِ راہ کی حیثیت رکھتا ہے:-

"میں بار بار تمہیں کہتا ہوں کہ خدا تمہاری خدمتوں کا ذرا محتاج نہیں۔ ہاں تم پر یہ اُس کا فضل ہے کہ تم کو خدمت کا موقع دیتا ہے...... اگر تم اسی قدر خدمت بجا لاؤ کہ اپنی غیر منقولہ جائیدادوں کو اس راہ میں بیچ دو پھر بھی ادب سے دور ہو گا کہ تم خیال کرو کہ ہم نے کوئی خدمت کی ہے۔"
(تبلیغ رسالت جلد دہم صفحہ ۵۵، ۵۶)

ایصالِ ثواب

مکرمہ فضل بیگم صاحبہ چاہ شیخواہ ضلع ملتان تحریر فرماتی ہیں کہ میرا بیٹا عزیزم محمد منیر احمد جو ایم اے کا طالبعلم تھا مورخہ ۲ر نومبر ۱۹۷۹ء کو اچانک وفات پا گیا ہے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

قارئین کرام الفضل سے دعا کی درخواست کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس اچانک اور عظیم صدمہ پر صبر جمیل کی توفیق بخشے اور میرے مرحوم بیٹے کے درجات کو بلند تر فرمائے۔ آمین

مکرمہ موصوفہ نے اپنے مرحوم بیٹے کی طرف سے ایصال ثواب کی خاطر مبلغ ایک ہزار روپیہ (۱۰۰۰) تعمیر مساجد کے فنڈ میں ارسال فرمایا ہے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہالینڈ میں عیدالاضحیٰ کی تقریب سعید

• ریڈیو پر انٹرویو • نماز عید میں مسلم و غیر مسلم احباب کا عظیم اجتماع

• حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا برقی پیغام

• استقبالیہ اور قربانیاں • پریس میں وسیع اشاعت

مکرم ناصر احمد صاحب شمس مبلغ مقیم ہالینڈ

(۲)

۵۔ ہیگ کے ہفتہ وار سٹاد نے ۷ نومبر ۱۹۷۹ء کی اشاعت میں ایک بڑی تصویر دی۔ اس تصویر میں بھی کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ نہایت خوبصورت لکھا ہوا نمایاں نظر آتا ہے۔

اس اخبار نے حسب ذیل آرٹیکل لکھا:

"مسجد میں عیدالاضحیٰ کی تقریب"

دی ہیگ ۳۱ اکتوبر بروز بدھ مسجد مبارک واقع اوسٹ ڈاؤن لان ۷۹ میں عیدالاضحیٰ کی تقریب منائی گئی۔ یہ وہ دن ہے جب مکہ میں سالانہ حج ختم ہوتا ہے۔ اسی طرح یہ (حضرت) ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کی یادگار بھی ہے۔

حضرت ابراہیمؑ نے خواب میں دیکھا کہ وہ اپنا اکلوتا بیٹا ذبح کر رہے ہیں۔ جب وہ اس الہٰی ارشاد کی تکمیل کرنے کو تھے تو ایک (غیبی) آواز نے انہیں بتایا کہ ایک جانور ذبح کر دیں۔ اور اپنی بیوی اور بیٹا وادیٔ غیر ذی زرع میں چھوڑ آئیں۔

(حضرت) ابراہیمؑ نے اس (حکم) کی تعمیل کر دی۔ پھر اس بے آب و گیاہ وادی میں ایک چشمہ اُبل پڑا۔ جہاں لوگ آباد ہو گئے اور اس طرح مکہ شہر وجود عمل میں آیا۔

امام کا خطبہ

مسجد مبارک میں تقریب کا آغاز نماز میں قرآن کی تلاوت سے ہوا جو عربی زبان میں تھی۔ بعد ازاں امام اے۔ بی شاہد نے ڈچ میں خطبہ دیا انہوں نے بتایا کہ بعض لوگ اپنی یادگار قائم رکھنے کے لئے بچوں کا حصول ضروری سمجھتے ہیں۔ جبکہ بعض اس مقصد کے لئے اونچے مینار (اور عمارتیں) تعمیر کرتے ہیں۔ لیکن کچھ ہی نسلوں کے بعد لوگ (اپنے آباء کو) بھول جاتے ہیں۔ مینار گردش زمانہ کا شکار ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ ایک ہی مینار ہے جو مضبوطی سے قائم ہے۔ اور وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہیں جو فی الحقیقت روشن اور سعید ترین مینار رہیں اور جو دوسرے تمام میناروں کو ان کی اصل شان عطا کرتے ہیں۔ مسٹر شاہد نے (حضرت) ابراہیمؑ کا خدا پر کامل توکل بتایا۔ جس کی وجہ سے وہ آج تک بھلائے نہیں گئے۔

عید مسرت

امام کے خطبہ کے بعد احمدیہ مسلم مشن ہالینڈ کی طرف سے استقبالیہ دیا گیا۔ جس میں غیر مسلم بھی مدعو تھے۔ کیونکہ عیدالاضحیہ خوشی اور باہم مسرت منانے کا دن ہے۔ یہ مسجد تمام دنوں (اسلام میں) دلچسپی لینے والوں کے لئے کھلی رہتی ہے۔

آج شام مدعو احباب کے لئے عشائیہ کا انتظام تھا۔ جس میں قربانی کے جانوروں کا گوشت پیش کیا گیا۔ حاضرین کو قربانی کا گوشت گھر لے جانے کے لئے بھی دیا گیا۔

جماعت احمدیہ

جماعت احمدیہ اسلام میں خاص طور پر ابھرتی ہوئی جماعت ہے جو پاکستان[1] میں شروع ہوئی۔ یہ لوگ یقین رکھتے ہیں کہ خدا نے حضرت احمد مسیح موعود کو قرآن کریم کے وعدہ کے مطابق گزشتہ صدی میں مبعوث فرمایا تھا۔ مسلمان عام طور پر انہیں قبول نہیں کرتے بلکہ بعض تو انہیں کافر بھی کہتے ہیں مگر اس کے باوجود جماعت احمدیہ دوسرے مسلمانوں سے گہری ہمدردی رکھتی ہے۔

جماعت کے موجودہ راہنما حضرت خلیفۃ المسیح حضرت احمد کے پوتے ہیں جنہوں نے اس تقریب پر مسجد مبارک میں حسب ذیل برقی پیغام ارسال فرمایا

"اللہ تعالیٰ تمام احمدیوں کیلئے عید مبارک فرمائے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے وفادار رہیں اور بنی نوع انسان کی خدمت کریں"

تبلیغی کام

احمدیہ جماعت نے مغربی ممالک میں بہت تبلیغی کام کیا ہے۔ یورپ اور امریکہ میں بہت سی مساجد پاکستان کے غریب ممبران کے چندوں سے تعمیر کی گئیں۔ جماعت کی تعداد ساری دنیا میں ایک کروڑ ہے۔ ہالینڈ میں دو تین ہزار ہے۔ جو زیادہ تر پاکستان۔ سورینام اور ہندوستان سے تعلق رکھتے ہیں۔ لیکن ایک تعداد ڈچ لوگوں کی بھی ہے۔ (اگرچہ مذہب تبدیل کر کے اسلام قبول کرنے والوں کی رفتار آہستہ ہے۔ مگر یہ بات پہلے سے بطور پیشگوئی موجود ہے۔ کہ تین صدیوں میں (صرف) اسلام ہی دنیا کا مذہب ہوگا۔ ممکن ہے اسے ایک تخیل سمجھا جائے۔ لیکن اسلام ہی ایسا مذہب ہے جو مستقبل کے لوگوں میں پیش کئے جانے کے قابل ہے

اسلام ایک ایسا زندہ چرچ ہے۔ جس میں پادری۔ مہنت راہب اور پیشہ ور لوگ نہیں۔ اگرچہ اسلامی دنیا میں اسلامی تعلیم کیلئے یونیورسٹیاں موجود ہیں تاہم ہر مسلمان جو قرآن اچھی طرح جانتا ہو۔ بطور امام کام کر سکتا ہے۔ امام سے مراد وہ شخص ہے جو نمازوں میں پیشوائی کرتا ہے۔ اسلام کی انہیں (خوبیوں کی) وجوہ کی بنا پر احمدیہ جماعت مغربی دنیا میں اسلامی تعلیم پھیلا رہی ہے۔

بالآخر احباب جماعت کی خدمت میں دعاؤں کی درخواست ہے۔ دوست دعا کریں کہ خدا تعالیٰ اس خطۂ زمین کے رہنے والوں کے سینوں کو جلد از جلد اسلام کے نور سے منوّر فرمائے۔ تاہم اپنی زندگیوں میں ہی یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا کا نظارہ دیکھ سکیں۔ اَللّٰھُمَّ اٰمین

[1] غلطی سے پاکستان لکھا اصل ہندوستان ہے۔

کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْن

زندوں کی صحبت میں رہنے کا حکم

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ نے کہیں بھی مُردوں کے پاس جانے کی ہدایت نہیں فرمائی۔ بلکہ کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْن کا حکم دے کر زندوں کی صحبت میں رہنے کا حکم دیا۔ یہی وجہ ہے کہ ہم اپنے دوستوں کو بار بار یہاں آنے اور رہنے کی تاکید کرتے ہیں۔ اور ہم جو کسی دوست کو یہاں رہنے کے واسطے کہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ محض اس کی حالت پر رحم کر کے ہمدردی اور خیر خواہی سے کہتے ہیں۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ایمان درست نہیں ہوتا جب تک انسان صاحب ایمان کی صحبت میں نہ رہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۵۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام کی ایک دعا

مکرم کیپٹن (ریٹائرڈ) شیخ نثار احمد صاحب لاہور چھاؤنی

حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام خانہ کعبہ کی دیواریں کھڑی کر رہے تھے۔ دونوں باپ بیٹا نے خدا تعالیٰ کے حضور یہ دعا مانگی۔

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

یعنی اے ہمارے رب ہماری یہ بھی التجا ہے کہ تو انہی میں سے ایک ایسا رسول مبعوث فرما جو انہیں آیات پڑھ کر سنائے۔ انہیں کتاب و حکمت سکھائے اور انہیں پاک کرے۔ یقیناً تو ہی غالب اور حکمتوں والا ہے (البقرہ ۱۳۰)

اس آیت میں ایک ایسے انسان کے مبعوث ہونے کی دعا کی گئی ہے جو چار باتوں کا حامل ہو۔ اول۔ خدا تعالیٰ کی آیات پڑھ کر سنائے یعنی خدا تعالیٰ کے وجود ملائکہ رسالت اور بعث بعد الموت وغیرہ کے متعلق بیان کرے۔ دوم علم کتاب بتائے یعنی انفرادی اور قومی مسائل پر روشنی ڈالے۔ سوم۔ علم و حکمت بتائے یعنی ہر حکم کی حکمت بیان کرے کہ ایسا کیوں ہے۔ چہارم۔ تزکیہ نفس کرے۔ اس میں شک نہیں کہ گزشتہ انبیاء نے بھی یہی چار کام کئے ہیں۔ لیکن چونکہ وہ ایک ہی قوم اور ایک ہی خطہ میں مبعوث ہوئے تھے۔ اس لئے انہیں اس شان سے پاک نہیں کر سکتے تھے۔ جس شان سے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا۔ حقائق یہ بتاتے ہیں کہ یہ دعا اور کام حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ پورے ہوئے تھے۔ خدا تعالیٰ نے خود بھی حضرت رحمۃ للعالمین کو فرماتا ہے۔

وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ (مدثر)

یعنی اے محمد رسول اللہ گندگی کو کاٹ دے۔

اب ایک عظیم کام جو حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا کسی نبی نے نہیں کیا۔ یہ دیکھنے کے لئے کہ آپ نے کس حد تک بنی نوع انسان کو پاک کیا ہمیں حضور کے قبل از بعثت حالات کا مطالعہ کرنا ہوگا۔ ہمارا مطالعہ یہ بتاتا ہے کہ اس وقت انسان کی روح اس قدر گندی ہو چکی تھی کہ ایک خدا کو چھوڑ کر سینکڑوں خداؤں کی پوجا کی جاتی تھی کبھی لات و عزیٰ کے سامنے سر جھکایا جاتا اور کبھی ہبل کے سامنے سجدے کئے جاتے تھے۔

ایک طرف جنگ کا دیوتا تھا تو دوسری طرف امن کی دیوی۔ درختوں اور چاند سورج کے آگے سر جھکتے تھے۔ باپ کی منکوحہ سے شادی جائز سمجھتے تھے۔ شراب پینے کے پانچ وقت مقرر تھے۔ ظاہری صفائی مفقود تھی۔ نہ کپڑوں کی پاکیزگی اور نہ جسم کی صفائی کی طرف رغبت تھی۔ یہاں تک کہ گرجوں کا پادری وہی سمجھا جاتا جو سالوں غسل نہ کرتا اور انچوں ناخن بڑھے ہوئے۔ ہندوؤں میں بھی وہی بزرگ کہلاتا جو پیدائش کے بعد تا زندگی نہ نہاتا۔ الغرض مذہب ہی نہیں انسانیت بھی مر چکی تھی ہر قسم کی نیکی عنقا تھی بلکہ بدیوں کے ارتکاب پر فخر محسوس کرتے۔

آخر وہ گندگی کو کاٹنے والا۔ غلاظت کو نفاست میں بدلنے والا۔ متعفن فضا کو معطر کرنے والا۔ صدیوں کے مُردوں کو زندگی کی روح عطا کرنے والا اور شیطنت کی جگہ روحانیت کا جامہ اوڑھنے والا مبعوث ہوا۔ وہ پیارا وجود جو حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام کی دعاؤں کا نتیجہ تھا۔ اس نے اس رنگ میں لوگوں کو پاک کیا کہ ہزاروں خداؤں کے پوجنے والے خدائے واحد کے پرستار بن گئے۔ ایسے پرستار کہ جب انہیں ننگے بدن جلنے والی ریت پر گھسیٹا جاتا اور کہا جاتا لات و عزیٰ کی پرستش کرو تو ان کے دکھوں اور تکلیفوں سے بے نیاز ہو کر ایک ہی جواب دیتا احد۔ احد یعنی اللہ ایک ہے اللہ ایک ہے۔ پانچ وقت کے شرابی پانچ وقت کے نمازی بن گئے

اور پھر جہاں آپ نے والدین بیٹی اور بیوی کو حقوق دلوائے ہمسایوں کے حقوق کا خیال رکھا۔ غلاموں کو سرداروں کا سردار بنایا۔ یتامیٰ و مساکین اور بیواؤں کے حقوق دیئے۔ وہاں آپ نے ظاہری پاکیزگی کا بھی درس دیا۔ جسم کی صفائی کے متعلق فرمایا۔ نماز میں پیاز کھا کر نہ آؤ۔ کسی قسم کی منہ میں بدبو نہ ہو۔ جمعہ میں آؤ تو غسل کر کے آؤ۔ عیدین پر نہانے اور عطر لگانے کی تلقین کی۔ غسل جنابت لازمی قرار دیا۔ پانچ وقت نماز کے لئے وضو کرنے کا حکم دیا راستوں کی صفائی کے متعلق آپ نے فرمایا کہ راستہ پر پاخانہ پیشاب کرنے والے پر خدا کی لعنت ہوتی ہے، راستہ سے گندگی دور کانٹے وغیرہ اٹھانے والے کو ثواب کا مستحق قرار دیا۔ افکار کی صفائی، قلب کی صفائی۔ زبان کی صفائی اور پھر منہ کی صفائی کے متعلق ہدایات دیں۔

یہ کتنا عظیم الشان تغیر تھا جو رونما ہوا۔ آپ نے خاک کے پتلے کو عرش پر پہنچا دیا۔ بعثت نبوی سے قبل کی تاریخ پڑھیں تورات کا مطالعہ کریں۔ انجیل کی ورق گردانی کریں۔ وید کے صفحے کے صفحے الٹتے جائیں۔ کہیں بھی اتنی پاکیزگی کی تعلیم نہیں دی گئی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اسی دعا کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے آپ کو سراج منیر بھی قرار دیا۔ جیسا کہ فرمایا۔

وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُّنِيرًا ۝

(احزاب ۴۷)

نیز اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کی طرف بلانے والا اور ایک سورج بنا کر بھیجا ہے۔

چونکہ آپ کا مشن تا قیامت جاری رہنا تھا۔ اس لئے آپ کی روشنی سے لاکھوں چراغ روشن ہونے تھے۔ جو آپ کی پھیلائی ہوئی روشنی کو آگے پھیلاتے اور جب بھی بنی نوع انسان میں زنگ دیکھتے وہ آپ کے دیئے ہوئے نور سے ان کو صاف و شفاف کرتے۔ اسی لئے ہر صدی کے سر پر ایسے بزرگوں کے آنے کی پیشگوئی فرمائی۔

انہی میں سے جس نے اس سورج سے نور حاصل کیا ایک مرزا غلام احمد قادیانی بھی تھے۔ جنہوں نے مسیح محمدی اور مہدی کا لقب پایا۔ آپ فرماتے ہیں۔

"آپ کا نام چراغ رکھنے میں .... یہ ایک حکمت ہے کہ ایک چراغ سے ہزاروں لاکھوں چراغ روشن ہو سکتے ہیں اور اس میں کوئی نقص بھی نہیں آتا۔ چاند سورج میں یہ بات نہیں۔ اس سے یہ مطلب ہے کہ آنحضرت کی پیروی اور اطاعت کرنے سے ہزاروں لاکھوں انسان اس مرتبہ پر پہنچیں گے اور آپ کے فیض خاص نہیں بلکہ عام اور جاری ہوگا۔"

(الحکم ۱۴ جولائی ۱۹۰۰ء صفحہ ۱۱)

پھر فرماتے ہیں:۔

"میں اس زندگی میں سے نور لیتا ہوں۔ جو میرے نبی متبوع کو ملی ہے۔" (تریاق القلوب ص۔)

غرض حضرت مسیح محمدی نے بھی اس سراج منیر سے نور لیا اور اس نور کو آگے پھیلایا یعنی آپ کی لائی ہوئی شریعت کو پھیلایا۔ یہاں تک کہ آپ نے خدائے واحد کے پرستار اور خاتم النبیین کے ایسے عاشق صادق پیدا کئے جن کو سبز باغ دکھلائے گئے۔ لالچ دیئے گئے۔ مگر انہوں نے اسے کوئی اہمیت نہ دی۔ انہوں نے سنگسار ہونا منظور کیا۔ لیکن اپنے عشق پر حرف نہ آنے دیا۔ انہوں نے وحدانیت کے پرچار اور اقوام عالم کو رحمۃ للعالمین خاتم النبیین کی غلامی میں داخل کرنے کے لئے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ انہوں نے شمالی برفانی ہواؤں کی پرواہ نہ کی۔ نہ جلتے ہوئے ریگستانوں میں ان کے قدم رکے نہ ہی سمندر ان کے عزم میں حائل ہو سکے۔ اور نہ ہی تثلیث اور پتھر دل کے خداؤں کے بنانے والوں کی دھمکیوں سے وہ مرعوب ہوئے۔ ان چھوٹے چھوٹے چراغوں نے محض اپنے خالق اور فخر موجودات حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ پر عمل کرتے ہوئے پیار اور محبت سے لوگوں کے دل جیتے اور ہمسایوں کے حقوق دلوائے۔ بیواؤں کی خبر گیری کی۔ دکھی انسانیت کی روحانی بیماریوں کے علاوہ جسمانی بیماریوں کے ہسپتال قائم کئے اور حقیقی معنوں میں "انسانیت زندہ باد" کا نعرہ لگایا۔

رحمۃ للعالمین کے ان خدام نے روئے زمین پر سینکڑوں مساجد بنائیں۔ جن میں پانچ وقت اذان کی آواز دلوں کو گرماتی ہے۔ رحمۃ للعالمین پر درود بھیجے جاتے ہیں جو کبھی ویران نہیں ہوئیں۔ بلکہ ہر روز نئی سعید روحیں خدائے واحد کے آستانہ پر جھکتی ہیں۔

ہزاروں برکتیں نازل ہوں مسیح محمدی پر جس نے اپنے آقا حضرت محمد رسول اللہ کی پیروی اور غلامی میں رتبہ پایا اور ہمارے دلوں میں خدا تعالیٰ اور خاتم النبیین کی شمع جلادی اور سلام ہوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلفاء پر جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مشن کو پورا کر رہے ہیں۔ ہماری دعائیں قبول ہوں ان واقفین زندگی اور مبشرین اسلام کے حق میں جو خلیفۂ وقت کی ہدایت کے مطابق دنیا میں اسلام کا جھنڈا بلند کر رہے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخِ احمدیت کا ایک ورق

آج سے ۵۵ سال پہلے ۸ر دسمبر ۱۹۲۴ء

مولوی ظہور حسین صاحب مبلّغ روس و بخارا پر روسی حکومت کے مظالم

مولوی صاحب نے تاشقند اور ماسکو کے قید خانوں میں چالیس افراد کو احمدی کیا۔

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اسلام کی اشاعت اور دین کی سربلندی کی جو ازلی تڑپ دی گئی تھی اس کے نتیجے میں آپ کی ہر ممکن کوشش یہ تھی کہ دُنیا کے ہر خطّے میں اسلام کا پیغام پہنچایا جائے چنانچہ ایسی جگہوں پر بھی جہاں پر مذہب کی تبلیغ و اشاعت ممنوع تھی حضرت مصلح موعودؓ کے سرفروش اور جانباز سپاہی جان ہتھیلی پر رکھ کر خدا تعالیٰ کی وحدانیت کی تبلیغ کرنے نکل کھڑے ہوتے تھے۔

اس سلسلے میں تاریخ احمدیت میں ایک اہم واقعہ روس میں تبلیغ اسلام کے لئے جانے والے ایک مجاہد کا ہے جو کہ آج سے ٹھیک ۵۵ سال قبل آج ہی کے دن ۸ر دسمبر ۱۹۲۴ء کو بخارا کی طرف روانہ ہوئے اور ڈیڑھ دن کے بعد راتوں رات روسی ترکستان کی سرحد میں داخل ہو گئے۔

تاریخ احمدیت جلد پنجم صفحہ ۴۴۳ میں ذکر ہے کہ بخارا کا تبلیغی وفد محترم مولوی ظہور حسین صاحب اور مولوی محمد امین خان صاحب پر مشتمل تھا۔ مولوی ظہور حسین صاحب ایران پہنچ کر بیمار ہو گئے۔ اس دوران میں مولوی محمد امین صاحب ۶ر نومبر کو بخارا کی طرف چل دئیے اور کچھ عرصہ تبلیغی کام کرنے کے بعد واپس قادیان آ گئے۔

مولوی ظہور حسین صاحب نے اپنی بیماری سے شفایاب ہوتے ہی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لکھا کہ میں بیماری سے اُٹھا ہوں اور سخت کمزور ہوں۔ سردی بھی سخت پڑنے لگی ہے اور برفباری بھی شروع ہو گئی ہے پھر میں روسی زبان سے واقف ہوں نہ راستہ کا علم ہے۔ ویزا بھی نہیں ملا، خرچ بھی کم ہے مگر ان مایوس کن حالات کے باوجود میں بخارا جانے سے نہیں رک سکتا۔ کیونکہ مجھے یقین ہے کہ حضور کی دعائیں مجھے ناکام نہ ہونے دیں گی۔

مولوی ظہور حسین صاحب گرفتار

مولوی صاحب یہ اطلاع دینے کے بعد اکیلے ہی ۸ر دسمبر ۱۹۲۴ء کو بخارا کی طرف چل دئیے۔ روسی ترکستان میں داخل ہونے کے بعد وہ اشقک سٹیشن سے بخارا کا ٹکٹ لے کر گاڑی میں سوار ہو رہے تھے کہ گرفتار کر لئے گئے اور آپ کو جاسوس سمجھ کر پہلے اشقک پھر عشق آباد، تاشقند اور ماسکو کے قید خانوں کی تاریک کوٹھڑیوں میں رکھ کر بہت تکلیفیں پہنچائیں مگر ان مصائب کے باوجود آپ نے قید خانہ میں بھی برابر تبلیغ جاری رکھی اور چالیس کے قریب قیدیوں کو احمدی کر کے روس میں احمدیت کا اوّلین بیج بو دیا۔

مولوی صاحب موصوف نے روس کے قیام کے ان دنوں کے بارے میں یہ تمام تفاصیل "آپ بیتی" کے نام سے اپنی ایک کتاب میں لکھی ہیں۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ خدا کی وحدانیت کا نام لینے پر مولوی صاحب موصوف کو کیسے کیسے جاں سوز مظالم کا نشانہ بنایا گیا اور کس کس طرح سے آپ پر جسمانی تشدد کیا گیا۔

مولوی صاحب کی خود نوشت سوانح میں سے ایک اقتباس پیشِ خدمت ہے آپ لکھتے ہیں:۔

"الغرض حکومت کے اکثر افراد نے جو میرے سخت مخالف ہو گئے تھے یہ فیصلہ کر لیا کہ مجھے جاسوسی کا الزام لگا کر قتل کر دیا جائے لیکن جب انہوں نے دیکھا کہ یہ شخص بیان میں قابو نہیں آتا تو انہوں نے فیصلہ کیا کہ ایک کاغذ خود ہی فارسی زبان میں لکھ کر اسی کی جگہ پر اسی طرح پھینکا جائے کہ اسے علم نہ ہو ..... میرے کمرے میں دو روشندان تھے وہاں سپاہی مقرر کر دئیے گئے ..... تاکہ جب مجھے سوتا ہوا دیکھیں تو روشندان کے ذریعے سے کاغذ پھینک دیں اور ادھر دروازہ پر جو سپاہی ہیں وہ دروازہ کھول کر تلاشی لے کر کاغذ پکڑے اور مجھ کو ملزم ثابت کر دے ..... پس میں نہ رات کو سوتا نہ دن کو ..... اسی طرح کئی دن تک میرا حال رہا کہ نہ میں رات کو سوتا نہ دن کو۔ نہ کھانا صبح کھاتا نہ شام کو جب مجھ کو سخت بھوک لگتی تو نہایت کم ایک دو لقمے کھاتا۔ ادھر ..... دو ماہ سے متواتر سؤر کا گوشت قید میں دیتے تھے اور روسی یا مسلمانوں کی کوئی تمیز نہ تھی۔ میں بجائے گوشت کے گرم پانی سے روٹی بھگو کر کھایا کرتا تھا۔ کئی کئی وقت پانی نہ پینے ..... اور کھانا نہ کھانے کے باعث اور بہت کم سونے کے باعث ... سخت کمزور اور لاغر ہو گیا ..... ایک بار رات کے آٹھ نو بجے کا وقت تھا، ایک روسی حاکم جو سپاہی سے بڑا عہدہ رکھتا تھا اس نے دروازہ کھول کر مجھے پکڑ لیا اور اوپر سے روشندان کی طرف سپاہی کو دیکھ کر روسی زبان میں کہا کہ جلدی کاغذ پھینک۔ جب میں نے سپاہی کو روشندان سے دیکھا تو اس وقت بے اختیار میں اونچی آواز سے بڑے حاکم (یعنی اس کے عہدہ کا نام لے کر) پکارا ... تو پانچ چار اور سپاہی میرے کمرے میں آئے اور مجھ کو پکڑ کر دوسرے تاریک و سیاہ کمرے میں لے گئے ... پھر لکڑی کا ایک اچھا لمبا اور چوڑا تختہ لائے جس پر مجھے لٹا دیا اور دوبارہ رسّے کے ساتھ تختے پر مجھ کو اس قدر سخت جکڑا کہ بے اختیار میری چیخیں نکل گئیں۔ میں ساری رات ..... شدتِ درد کے باعث جو میرے بازوؤں کو بوجہ سختی سے پیچھے کی طرف باندھنے کے ہوتی تھی جاگتا ..... جس وقت مجھ کو پیشاب آیا تو میں نے اسی طرح کہ جس طرح لیٹا ہوا تھا اوپر ہی کیا کیونکہ باندھنے اور پھر تختے کے ساتھ جکڑنے کے باعث میں ادھر اُدھر ہل نہیں سکتا تھا ... اس رات اپنی سخت تکلیف دیکھ کر میں نے اللہ تعالیٰ کے حضور ایک دعا یہ کی کہ اے خدا! تُو میرے آقا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کو خبر دیدے کہ میں قید میں اس تکلیف میں مبتلا ہوں ... اللہ تعالیٰ نے .... دوسرے تیسرے دن بذریعہ خواب مجھ کو بتایا کہ حضور میرے لئے کوشش فرما رہے ہیں جس پر مجھ کو یقین ہو گیا کہ یہ خواب درست ہے۔ چنانچہ جب عاجز آزاد ہو کر قادیان آیا تو میرے استاذ محترم حضرت حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ عنہ نے مجھ کو واضح الفاظ میں فرمایا کہ حضور کو خوابوں کے ذریعے تیرے قید ہونے اور تکالیف برداشت کرنے کی خبر دی گئی تھی۔ چنانچہ اسی بناء پر حضور نے حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ کو جو ان دنوں ناظر امور خارجہ تھے حکم دیا کہ آپ فوراً ماسکو میں انگریزی سفیر کو اس مضمون کا خط لکھیں کہ ہم نے ایک سال سے اپنا مبلّغ بخارا کی طرف بھیجا ہوا ہے جس کا ہم کو کچھ علم نہیں ہو سکا"۔

(آپ بیتی صفحہ ۹۵ تا ۱۰۹)

چنانچہ ان کوششوں کے نتیجہ میں روسی حکام نے قریب پونے دو سال تک محترم مولوی ظہور حسین صاحب کو قید میں رکھنے کے بعد آپ کو ہنزلی (ایران کی بندرگاہ) پر چھوڑ دیا جہاں سے آپ طہران، بغداد، بصرہ اور کراچی سے ہوتے ہوئے ۲۵ر اکتوبر ۱۹۲۶ء کی صبح کو قادیان پہنچ گئے۔

اُس سرزمین میں جس کے رہنے والوں نے اس تعلّی کا اظہار کر رکھا ہے کہ ہم خدا کا نام زمین سے اور اس کا وجود آسمان سے مٹا دیں گے، اس جگہ پر ایک مبلّغ اسلام باوجود ہزاروں جاں گسل مشکلات کے کامیاب و کامران واپس آیا اور قید خانوں کی مشقتوں میں خدا کی وحدانیت کا پرچار کر کے چالیس نفوس کو مذہبِ اسلام کا والا و شیدا بنا آیا۔

ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"صحیح تاریخ ایک عمدہ معلّم ہے"

(الحکم ۲۴ر اپریل ۱۹۰۲ء صفحہ ۷)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ کے سالانہ اجتماع ۱۹۷۹ء کی مختصر روداد

(مرسلہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

(۳)

قرآن کریم کی عظمتِ شان

حدیث کے درس کے بعد مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر سابق مبلغ ماریشس و مغربی افریقہ نے ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس دیا۔ آپ نے قرآن مجید جو کہ جواہرات کی تھیلی ہے اس میں سے چند بیش قیمت موتی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں بیان کئے اور بتایا کہ جو کمالات متفرق طور پر گزشتہ انبیاء کو دیئے گئے یا بعض الہامی کتابوں میں ودیعت کئے گئے تھے وہ سب کے سب قرآن مجید میں جمع کر دئے گئے ہیں چنانچہ بانیٔ اسلام حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے فیوض و برکات اور قرآن مجید کی تعلیم و ہدایت کے تازہ بتازہ ثمرات دکھانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا ہے۔ آپؑ نے اس آسمانی حربہ کے ساتھ مذاہب باطلہ کا رد کیا اور اس کا اعجاز ثابت کیا۔ آپ نے فرمایا قرآن شریف ایک ناپیدا کنار سمندر ہے اپنے حقائق اور معارف کے لحاظ سے اور اپنی فصاحت اور بلاغت کے رنگ میں الگ اور ممتاز ہے ؎

یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا

رسولِ خدا کی دعوٰی سے پہلے کی زندگی

درس کے اس سہ گونہ پروگرام کے بعد سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر دو تقاریر ہوئیں۔ پہلی تقریر مکرم ملک مبارک احمد صاحب استاذ الجامعہ نے کی۔

آپ نے اپنی تقریر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دعوائے نبوت سے پہلے کی زندگی پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ آپؐ کی زندگی کا یہ دور بھی نبوت کے دور سے کچھ کم اہم نہیں کیونکہ آپؐ کی روحانی پیدائش کی ابتداء خود تخلیق کائنات سے بھی پہلے ہو چکی تھی۔ ابتدائے آفرینش سے ہی آپ کے جسمانی ظہور کے لئے دنیا میں الٰہی تصرفات کا آغاز ہو چکا تھا۔ مختلف انبیاءؑ نے اپنی امتوں کو اس نورِ مجسم پر ایمان لانے کے لئے تیار کر دیا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کے ساتھ ہی اصحاب الفیل کی تباہی و بربادی کی صورت میں رونما ہونے والی جلالی تجلّی نے اس بات کی نشان دہی کر دی کہ اب رب البیت خود اپنے اس رسولؐ کے ذریعہ بیت اللہ کی دائمی حفاظت کرے گا۔

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس عالمِ وجود میں آئے تو آپؐ کے والد ماجد وفات پا چکے تھے۔ آپؐ کے بچپن ہی میں یکے بعد دیگرے سارے دنیوی سہارے ختم ہوتے چلے گئے جس میں یہ حکمت پنہاں تھی کہ آپ خدائے واحد و صمد کے حقیقی مظہر بن کر دنیا میں جلوہ گر ہوں اور آپ کی کامیابی اور غلبہ کسی دنیوی سہارے کی مرہونِ منت نہ ہو۔

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود میں آنے کے ساتھ ہی عرب کی سرزمین گوناگوں برکتوں، رحمتوں اور انوارِ الٰہیہ کا مہبط بن گئی۔ آپ خود یتیم تھے اس لئے فطرتاً یتیموں کے ماوی اور غرباء پرور تھے۔ آپ کی دیانت و امانت کا شہرہ جلد ہی سارے عرب میں پھیل گیا۔ آپ کی یہی شہرت مکہ کی ایک متمول اور بیوہ عورت حضرت خدیجہؓ سے آپؐ کی شادی پر منتج ہوئی۔ آپؐ نے غریبوں اور کمزوروں کی دادرسی کے لئے حلف الفضول کے نام سے ایک مجلس قائم فرمائی۔ اس مجلس کے عہد و اقرار کو نباہنے کا یہ عالم تھا کہ ایک دفعہ ایک شخص نے آپؐ سے یہ شکایت کی کہ ابوجہل نے اس کی رقم دبالی ہے۔ آپؐ نے ابوجہل کی دشمنی کی پرواہ نہ کی اور فوراً اس کے گھر جا پہنچے۔ اس سے رقم دلوائی اور واپس چلے آئے۔ غرض ظلم و تعدّی کو مٹانے کے لئے آپؐ اپنی جان تک کی پرواہ نہ کرتے تھے۔ تعمیر بیت اللہ کے وقت حجرِ اسود رکھنے کے واقعہ میں آپؐ کے خداداد فہم و فراست کا جو جلوہ ظاہر ہوا اس میں بھی الٰہی تصرف کارفرما تھا۔ خدا تعالیٰ یہ بتانا چاہتا تھا کہ دنیا کی قیادت و سیادت کا ایک عظیم الشان فریضہ آپؐ کے سپرد ہونے والا ہے۔

غارِ حرا میں آپؐ سات سال تک نہایت شغف اور استغراق کے ساتھ روز و شب عبادت کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور بنی نوع انسان کی اصلاح و ہدایت کے لئے آپؐ کی دعائیں بالآخر آپؐ کو اس منزل کے قریب لے آئیں جب آپؐ وحیٔ الٰہی سے مشرف اور کمالاتِ نبوت سے سرفراز ہوئے۔ اللّٰھمّ صلِّ علیٰ محمدٍ و آلِ محمد۔

ایفائے عہد

دوسری تقریر "ایفائے عہد" کے موضوع پر مکرم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے کی۔ آپ نے بتایا کہ اسلام نے عہد کو پورا کرنے پر بڑا زور دیا ہے۔ پابندیٔ عہد کو ایمان اور تقوٰی کی علامت اور وعدہ خلافی کو منافقت قرار دیا ہے عہد کی پابندی نہ کرنے سے انفرادی اور بین الاقوامی امن تہ و بالا ہو جاتا ہے۔ معاہدات کی رعایت نہ رکھنے پر دنیا میں آپس میں اختلاف پیدا ہو جاتے ہیں جو بعض دفعہ بڑھ کر عالمی جنگوں پر منتج ہوتے ہیں۔

مکرم مولانا صاحب نے قرآن کریم کی آیات سے ایفائے عہد کی اہمیت اور چند احادیثِ نبویہ سے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ پیش کیا آپ نے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وعدہ کو پورا کرنے اور عہد کو نباہنے کی بڑی تاکید فرمائی ہے۔ آپ نے اپنی تقریر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ایک حوالہ پڑھتے ہوئے اپنی تقریر حضور کی اس نصیحت پر ختم کی کہ بدعہدی نہ کی جائے۔ اپنے دائرہ سے تجاوز نہ کیا جائے۔ دوسروں کے حقوق سلب کرنے کی کوشش نہ کی جائے اور معاہدات کی سختی سے پابندی کی جائے۔

اس اجلاس کی تیسری اور آخری تقریر جو سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے موضوع پر ہوئی وہ مکرم مولوی جلال الدین صاحب قمر استاد جامعہ احمدیہ نے کی۔ ان کی تقریر کا موضوع تھا "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بچوں سے شفقت"۔

بچوں سے غیر معمولی شفقت

آپ نے تقریر کا آغاز آیہ کریمہ لَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَکُمْ خَشْیَةَ اِمْلَاقٍ الخ سے کیا اور بتایا کہ اس ارشادِ باری تعالیٰ کی رُو سے قتلِ اولاد نہ ظاہری طور پر ہونا چاہیئے اور نہ عدمِ تربیت کے نتیجہ میں۔ دراصل تربیتِ اولاد کے معاملہ میں بے توجہگی بھی ایک گونا قتلِ اولاد کے مترادف ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ساتھ بچوں کی دنیا میں ایک نئے دور کا آغاز ہوا۔ حضور علیہ السلام نے بچوں کی جسمانی، ذہنی، اخلاقی اور روحانی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کی تعلیم دی۔ اَکْرِمُوْٓا اَوْلَادَکُمْ وَاَحْسِنُوْٓا اَدَبَهُمْ فرما کر بچوں کی عزت اور اکرام اور تہذیب و تادیب کے لحاظ سے ایک عظیم انقلاب برپا کر دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کے حق میں بھی مجسم رحمت و شفقت تھے۔ آپؐ اپنے دستِ مبارک سے نومولود بچوں کو گھٹی دیتے۔ بچوں کو السلام علیکم کہتے۔ انہیں بسم اللہ پڑھ کر کھانا شروع کرنے کی تلقین فرماتے۔ والدین کو توجہ دلائی کہ سات سال کے بچے کو نماز پڑھنے کی عادت ڈالی جائے اور دس سال کا ہو جائے تو اسے نماز کا پابند کیا جائے خواہ اس کے لئے سختی ہی کیوں نہ کرنی پڑے۔ آپؐ بیمار بچوں کی تیمارداری فرماتے اور بچوں کی ماؤں کو یہ نصیحت فرماتے کہ علاج کے غلط اور تکلیف دہ طریقے اختیار نہ کریں۔ نماز میں بچوں کے رونے کی آواز کان میں پڑتی تو آپؐ نماز چھوٹی کر دیتے مبادا ان کی ماؤں کو تکلیف ہو۔ آپؐ چھوٹے بچوں کو تحفے دیکر ان کی دلجوئی فرماتے اور پھر ان سے ازراہِ شفقت دریافت فرماتے کیا تمہیں یہ تحفہ پسند آیا؟ بچوں کے حقوق کی حفاظت کا یہ عالم تھا کہ مجلس میں اگر کوئی کھانے پینے کی چیز تقسیم فرماتے تو اگر دائیں جانب کوئی بچہ بیٹھا ہوتا تو پہلے اس بچے سے دریافت فرماتے کہ پہلا حق تو تمہارا ہے لیکن اگر تم اجازت دے دو تو پہلے بڑے صحابہ کبارؓ کو دے دوں۔ بھلا بچے اس نورِ مجسم کے دستِ مبارک سے حصولِ تبرک اور اوّلیت کی سعادت سے محروم ہونا کیونکر برداشت کرتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بچے کا حق اسے دے دیتے۔ غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بچوں سے غیر معمولی شفقت کا سلوک اور تہذیبِ اخلاق کے ساتھ ساتھ عزت و تکریم کی تعلیم ہی وہ حکیمانہ راہ ہے جس پر چل کر ہر زمانے کے بچوں کی اصلاح اور ترقی کا راز مضمر ہے۔

سوا سات بجے صبح یہ اجلاس ناشتہ کے وقفہ کے لئے اختتام پذیر ہوا۔

(باقی)

اصحاب احمد

"وہ لڑکا جو آپ کے پیچھے آرہا تھا اسکو بلاؤ"

حضرت مولانا غلام رسول راجیکی رضی اللہ عنہ کی حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت اقدس میں حاضری

"جب مَیں اور مولوی امام الدین صاحبؓ قادیان مقدس پہنچے اور مسجد مبارک پر جانے کے لئے اس کے اندرونی زینہ پر چڑھنے لگے تو مَیں راہ میں کھڑے کھڑے حضور اقدس علیہ السلام کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے کچھ نذرانہ کی رقم نکالنے لگ گیا۔ اور مولوی صاحبؓ اتنی دیر میں مسجد کے اُوپر بارگاہ نبوت میں جا پہنچے۔ حضور اقدسؑ نے مولوی صاحبؓ کو مصافحہ کا شرف بخشتے ہی فرمایا:۔

"وہ لڑکا جو آپ کے پیچھے آرہا تھا اس کو بلاؤ"

چنانچہ مولوی صاحب واپس لوٹے اور زینہ پر آکر کہنے لگے میاں غلام رسول آپ کو حضرت صاحب یاد فرما رہے ہیں۔ مَیں یہ سنتے ہی حضورؑ کی خدمت عالیہ میں جا پہنچا اور جب مصافحہ اور دیدار مسیح سے مشرف ہوا تو اس وقت مجھ پر کچھ ایسی کیفیت طاری ہوئی کہ مَیں بے ساختہ حضورؑ کے قدموں میں گر گیا اور روتے روتے میری ہچکی بندھ گئی۔ حضور انورؑ اس وقت نہایت ہی شفقت سے میرے سر اور میری پیٹھ پر دستِ مسیحائی پھیرتے جاتے تھے۔ اور مجھے دلاسا دیئے جاتے تھے۔ جب میری طبیعت کچھ سنبھلی تو مَیں نے اپنے سرِ نیاز کو حضورؑ کے پائے عالی سے اٹھایا اور مولوی امام الدین صاحب اور بعض دیگر اصحاب کی معیت میں حضور کے دست بیعت سے شادکام ہوا۔ اس دوران میں یہ عجیب واقعہ رونما ہوا کہ حضور اقدس علیہ السلام نے مجھے دیکھے بغیر ہی اور مولوی امام الدین صاحبؓ سے بے پوچھے ہی یہ ارشاد فرمایا کہ مولوی صاحب وہ لڑکا جو آپ کے پیچھے آرہا ہے اس کو بلاؤ۔ یقیناً یہ بات حضور اقدس علیہ السلام کے متعلق لانا میری بنوراللہ کی ایک دلیل ہے اور میرے لئے ایک نشان ہے۔ الحمد للہ الذی شرفنی بلقائہ و نورہٖ۔"

(حیاتِ قدسی جلد اول صفحہ ۱۹)

اعلان نکاح

آج مورخہ ۷۹-۱۲-۱۱ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے عزیزم میاں عبدالصبور خاں صاحب ولد میاں عبدالحق صاحب ساکن صدر گوگیرہ ضلع ساہیوال کا نکاح اور رخصتانہ کا دن ۷۹-۱۲-۱۱ کو ہی مقرر ہوا۔ نکاح عزیزہ محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ دختر میاں غلام محمد صاحب مرحوم کے ساتھ مبلغ ۵۰۰۰/- ہزار روپیہ پر میاں مبارک احمد صاحب احمد نگر نزد ربوہ نے پڑھا۔ اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ درخواست دُعا ہے کہ مولیٰ کریم اس نکاح کو جانبین کے لئے ہر طرح خوشی اور مسرت کا باعث بنائے اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین

دوسرے دن ۷۹-۱۲-۱۲ کو میاں عبدالحق کے مکان پر دعوت ولیمہ کا انتظام کیا گیا جس میں خدا تعالیٰ کے فضل سے کثرت کے ساتھ احمدی اور غیر احمدی حضرات شامل ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے سادگی اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق عمل کیا گیا۔ درخواست دُعا ہے مولیٰ کریم ہمیں اسلام پر پورا پورا عمل کرنے کی توفیق بخشے۔

(خاکسار عبدالحق صدر جماعت احمدیہ صدر گوگیرہ ضلع ساہیوال)

درخواست دُعا

(۱) خاکسار ایک مقدمہ میں عرصہ دراز سے ملوث ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ موافق حال فیصلہ ملنے کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری سستیاں اور کوتاہیاں دُور کرے اور ہمیں خدمتِ دین کی توفیق بخشے۔ آمین (مظفر شیخ ۔ لاہور)

(۲) میرے بھائی عزیزم مکرم داؤد احمد صاحب جلسہ سالانہ کی برکات و فیوض حاصل کرنے کی غرض سے چند روز تک لندن سے آرہے ہیں۔ احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کا اور اہل و عیال کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو اور اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ آمین

(بشریٰ الطاف بذریعہ شوکت حسین کارکن بیت المال آمد۔ ربوہ)

اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنیکا موقع

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"مَیں امید رکھتا ہوں کہ ہماری جماعت وقفِ جدید کے کام میں بھی جس کی ابتداء یکم جنوری اور جس کی انتہا ۳۱ دسمبر کو ہوتی ہے .... بہت زیادہ حصہ لے گی"

توقع ہے کہ آپ اپنا چندہ وقفِ جدید حتی المقدور اضافہ کے ساتھ ۳۱ دسمبر سے قبل ادا کر کے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل فرمائیں گے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظم مال وقفِ جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُعائے مغفرت

برادرم چوہدری نذیر احمد صاحب آف جہلم بعمر تقریباً ۶۰ سال مورخہ ۷۹-۱۱-۲۸ بوقت صبح ۶ بجے حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پاگئے۔

اِنّا لِلّٰہ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

مرحوم میاں عبدالعزیز صاحب کے منجھلے بیٹے اور میاں اللہ دین صاحب صحابی کے پوتے تھے بڑی مرنجان مرنج طبیعت کے مالک اور خاموش طبع انسان تھے۔ احمدیت سے محبت کرنے والے اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد سے ذاتی طور پر متعارف تھے۔

مرحوم کی صاحبزادی سعیدہ بیگم اہلیہ ڈاکٹر ارشد محمود احمد صاحب آف ملتان چند دن پہلے وفات پاگئی تھیں۔ غالباً یہی صدمہ جان لیوا ثابت ہوا۔ بظاہر صحت بڑی اچھی اور کوئی بیماری نہ تھی۔

۷۹-۱۱-۲۴ کو نماز مغرب ادا کرنے کے لئے وضو کر رہے تھے کہ طبیعت خراب ہوگئی ڈاکٹر کے مشورہ کے بعد دوپہر سی۔ ایم۔ ایچ جہلم میں داخل کرا دیا گیا معالجہ کی تمام سہولیات میسر آئیں اور ڈاکٹروں نے تندہی سے تمام کوششیں کیں لیکن اللہ تعالیٰ کی تقدیر غالب آئی اور جملہ لواحقین کو سوگوار چھوڑ کر راہی ملک بقا ہوئے۔

مرحوم کو مقامی قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔ جنازہ میں کثیر تعداد لوگوں نے شرکت کی۔ مرحوم کا ایک صاحبزادہ انگلینڈ سے اپنی بیمار بہن کو دیکھنے آیا۔ لیکن اس کے پاکستان کی سرزمین پر قدم رکھنے سے ایک گھنٹہ پہلے بہن ملتان میں وفات پاگئیں اور چند دنوں کے بعد والد بھی داغ مفارقت دے گئے۔

مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ دو لڑکے اور تین لڑکیاں۔ تین نواسے اور ایک نواسی اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ تینوں لڑکیاں شادی شدہ ہیں اور دونوں لڑکے غیر شادی شدہ۔

تمام احباب کرام سے درخواست ہے کہ مرحوم کے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت النعیم میں اپنا مقام قرب عطا فرمائے۔ جملہ لواحقین اور پسماندگان کو صبر جمیل بخشے اور ان کا حامی و ناصر و متکفل ہو۔ آمین

(قاضی محمد اسحاق بسمل۔ ناظم انصار اللہ ضلع ملتان حال نزیل جہلم)

۲۔ مکرم برادرم ڈاکٹر محمد سلیم صاحب کی بچی عزیزہ عابدہ سلیم جوان سالی میں مختصر سی علالت کے بعد ۷۹-۱۰-۲۶ کو رحلت فرما گئیں۔ اِنّا لِلّٰہ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

احباب جماعت دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ناصر احمد ظفر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ حلقہ فورٹ عباس ضلع بہاولنگر)

ماہ نومبر کے خالد اور تشحیذ الاذہان

ماہ نومبر کے رسالہ خالد اور تشحیذ الاذہان کے متعلق عرض ہے کہ بعض مجبوریوں کے باعث ماہ نومبر ۱۹۷۹ء کے رسائل شائع نہ ہو سکیں گے بلکہ ماہ نومبر اور دسمبر کے دونوں رسائل اکھٹے شائع ہوں گے اور ماہ دسمبر ۱۹۷۹ء کو خریداروں کو بھجوائے جائیں گے۔ خریداران اور ایجنٹ صاحبان سے تعاون کی درخواست ہے۔ (مبارک احمد خالد مینیجر ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گھانا کے ایک ایڈیٹر اور نیوز ایجنسی کے جنرل منیجر کو قرآن کریم بطور تحفہ دیئے گئے

جنرل منیجر کی دعوت پر تقریب میں دس مزید افسران کی شرکت۔ گھانا کے مبلغ انچارج عبدالوہاب بن آدم کی رپورٹ

اکرا۔ گھانا۔ جماعت احمدیہ گھانا کے امیر اور گھانا کے مشنری انچارج مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب گزشتہ دنوں گھانا کے مشہور ہفتہ وار رسالے ویکلی سپیکٹیٹر کے ایڈیٹر اور گھانا نیوز ایجنسی کے جنرل منیجر کو قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ کے بعض نسخے بطور تحفہ دیئے۔ مکرم آدم صاحب نے اپنی رپورٹ میں بتایا ہے کہ ہفتہ وار سپیکٹیٹر کے ایڈیٹر مکرم وِلّی کوانٹنگ صاحب نے قرآن کریم کے نسخے بطور تحفہ حاصل ہونے پر بہت خوشی کا اظہار کیا اور مکرم آدم صاحب کو دعوت دی کہ وہ ان کے رسالے میں اسلام کے بارے میں مضامین لکھا کریں۔ چنانچہ آدم صاحب نے موقع کی مناسبت سے عیدالاضحیٰ کے بارے میں ایک مضمون لکھا جو کہ چند دنوں کے بعد اس اخبار میں چھپ گیا۔ اس کے علاوہ ایڈیٹر صاحب کو قرآن مجید دیئے جانے کی خبر اور تصویر بھی صفحہ اوّل پر بڑے اہتمام سے چھاپی گئی۔ مکرم آدم صاحب نے اپنی رپورٹ میں بتایا ہے کہ رسالے کے ایڈیٹر کو جب قرآن مجید دیا گیا تو وہ بڑے حیران ہوئے اور اپنی حیرانی کی وجہ یہ بتائی کہ اس سے قبل انہوں نے ایک مسلمان کو یہ کہا تھا کہ ان کو قرآن کریم کا ایک نسخہ چاہیئے تاکہ جب ان کے رسالے میں قرآن کے بارے میں کوئی مضمون چھپے تو وہ اس سے خود بھی آگاہ ہو سکیں۔ وہ مسلمان یہ سنتے ہی آگ بگولا ہو گئے اور کہنے لگے کہ تم نے ایک غیر مسلم ہو کر قرآن کا نام لے کر قرآن کی سخت بے حرمتی کی ہے اور اس پر تم کو سزا ملنی چاہیئے۔ اور اگر میں تم کو سزا نہ دے سکوں تو تمہارے حق میں بددعا ضرور کروں گا۔

مکرم آدم صاحب نے اپنی رپورٹ میں بتایا ہے کہ اس کے علاوہ انہوں گھانا نیوز ایجنسی کے جنرل منیجر مسٹر براؤن کو بھی قرآن کریم کا ایک نسخہ دیا۔ ان سے جب وقت لیا گیا تو انہوں نے بتایا کہ وہ اس تقریب میں اپنی ایجنسی کے بعض اور افراد کو بھی مدعو کرنا چاہتے ہیں چنانچہ اس موقع پر انہوں نے دس مزید افسران بلائے اور یوں ایک چھوٹے سے جلسے کی کیفیت پیدا ہو گئی۔ مکرم آدم صاحب نے بتایا ہے کہ انہوں نے دو گھنٹے تک ان احباب کو اسلام کی تبلیغ کی اور وہ لوگ بڑی دلچسپی سے اسلام کے بارے میں سوالات کرتے رہے۔ اس موقع پر گھانا کے صحافیوں کی انجمن کے صدر بھی حاضرین میں موجود تھے۔

واضح رہے کہ قرآن حکیم انگریزی ترجمے کے یہ نسخے جماعت احمدیہ نے گھانا میں ہی طبع کروائے ہیں اور ان کو بہت بڑی تعداد میں پورے ملک میں اور افریقہ کے مختلف ممالک میں پھیلایا جا رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ مغربی افریقہ کے اس ملک میں اسلام کو جلد از جلد غالب کرے اور یہ براعظم جلد سے جلد خدا کی وحدانیت پر ایمان لا کر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے۔ آمین ؛

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے۔ (مینیجر الفضل)

ضروری اعلان

جماعت احمدیہ کی مختصر تاریخ (مصنفہ شیخ خورشید احمد صاحب) کا نیا ایڈیشن زیر طبع ہے جو احباب خریدنا چاہیں وہ مندرجہ ذیل پتہ پر مطلوبہ تعداد سے مطلع فرمائیں۔

مکتبہ راہِ ایمان
8/17 دارالرحمت وسطی ربوہ

عشرہ وصولی چندہ وقفِ جدید

وقفِ جدید کے مالی سال کے اختتام پذیر ہونے میں صرف ایک ماہ کا قلیل عرصہ باقی رہ گیا ہے لیکن تاحال منظور شدہ بجٹ کا ایک کثیر حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع نہیں ہوا ہے۔ لہٰذا تمام امراء صاحبان، صدر صاحبان اور متعلقہ عہدیداران سے درخواست ہے کہ براہِ مہربانی حسبِ سابق یکم دسمبر سے ۱۰ دسمبر تک عشرہ وصولی چندہ وقفِ جدید منایا جائے اور کوشش کی جائے کہ تمام احباب سے چندہ وقفِ جدید سو فیصدی وصول ہو کر اختتام سال سے قبل ہی خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع ہو جائے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظم مال وقفِ جدید۔ ربوہ)

آؤ لوگو ——— کہ
یہیں نورِ خدا
پاؤ گے۔

جلسہ سالانہ ربوہ
میں شمولیت ہزاروں برکات
کا موجب ہے
اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔
حکیم عبدالحمید

شمیم میڈیسنز
انگریزی ادویات کا مرکز
بالمقابل فضل عمر ہسپتال ربوہ
خصوصی سہولت :- رات کو
دس بجے کے بعد مکان پر تشریف لائیں۔
ایمبولنس کی سہولت ہے۔
منیر احمد ملک بر مکان لیڈی ڈاکٹر فہمیدہ منیر
رہائش۔ فون : ۵۲۶
سٹور 〃 : ۵۲۷

تلاشِ گمشدہ چابیاں

مکرم مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب کی چابیوں کا ایک گچھا مسجد مبارک سے اُن کے گھر واقعہ دارالرحمت وسطی تک کہیں گر گیا ہے۔ اگر کسی دوست کو ملے تو وہ اُن کو پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

بشیر احمد قادیانی۔ ربوہ

نادر موقع سے ضرور فائدہ اٹھائیے

اعلیٰ رہائشی سکیم۔ کشادہ گلیاں۔ بر لب سڑک۔ زمینی پانی نہایت مفید۔ برف خانہ، فیکٹری ایریا کے پاس۔ چمن عباس اور مذبح خانہ ربوہ کے ملحقہ رقبہ پر پانچ مرلہ، دس مرلہ اور ایک کنال کے رہائشی پلاٹ برائے فروخت۔ خواہشمند حضرات جلد از جلد اپنا پلاٹ بیعانہ دے کر ریزرو کروالیں۔ اس کے بعد فوری رجسٹری اور باموقع قبضہ ہو گا۔

آپ کی خدمت میں کوشاں ادارہ
فضل عمر پراپرٹی ڈیلر و بکس سپلائیرز
نزد ریلوے پھاٹک مسجد اقصیٰ روڈ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴